



سوال

(215) امام طبرانی کا قول

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تو کیا ہم امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ کے اس قول کو قبول کریں؟ (فتاویٰ المدینہ: 124)

حافظ طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے "معجم الصغیر" میں ایک حدیث لانے کے بعد اس کی سندوں کو ذکر کیا۔

"حدیثنا عبد اللہ بن محمد بن حمزة الدمشقی حدیثنا العباس بن الولید بن مزید انبرنی ابی حدیثنا ابن لہیعہ" پھر اس کے بعد باقی سند لائے۔ پھر فرمانے لگے کہ یزید بن ابی جیب سے صرف ابن لہیعہ نے روایت کیا ہے اور ولید بن یزید ان لوگوں میں سے ہیں کہ جنہوں نے ابن لہیعہ سے کتابیں جلبنے سے پہلے حدیث سنی تھی۔ "سوال یہ ہے کہ ابن لہیعہ کے ترجمہ میں اکثر محدثین نے یہ لکھا کہ اس کی کتابیں جل گئی ہیں۔ جلنے سے پہلے صرف عبادہ ثلاثہ کا اس سے سماع ثابت ہے۔"

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ہم ایک تحفظ کی بنیاد پر ان کے قول کو قبول کریں گے کیونکہ ممکن ہے کہ ان سے یہ بات وہم کی وجہ سے نکل گئی ہو۔ واللہ اعلم۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

رواة کے حالات کی پہچان صفحہ: 286

محدث فتویٰ